© rasailojaraid.com

نہایت وسیع ہے۔ اس بات کی خواہش کی کہ موصوف کو ۶۵ برس کی عمر ہونے پر ایک کتاب نذر کی جائے اور کوئی شبہ نہیں وہ اس کتاب کے مستحق تھے۔ یہ وہی کتاب ہے جو تین جلدوں میں ہے، اوّل اور دوم جلد میں اردو مقالات کے لئے مخصوص ہیں جن کی مجموعی تعداد بتیس (۳۲) ہے۔ تیسری جلد میں سب مضامین جو گنتی میں ۱۴ ہیں انگریزی میں اور ایک فرانسیسی زبان میں ہے۔ لکھنے والوں میں ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ یورپ کے بلند پایہ ارباب قلم بھی شامل ہیں۔ مضامین دو قسم کے ہیں۔ (۱) مالک رام صاحب کی شخصیت اور ان کے کارناموں کی تفصیل پر اور (۲) خالص علمی مقالات، پہلی قسم کے مقالات میں ڈاکٹر محمد باقر (لاہور) جو مالک رام صاحب کے ہم گاؤں اور اس بنا پر بچپن کے دوستوں میں سے ہیں اور جناب سید علی جواد زیدی کے مقالات بہت دلچسپ اور لائق مطالعہ ہیں۔ دوسری قسم میں دو تین مقالات کو مستثنیٰ کر کے جو سرسری اور سطحی نظر آئے۔ سب بلند پایہ علمی اور تحقیقی مقالات ہیں اور اس حیثیت سے یہ صرف "ارمغان مالک" نہیں بلکہ ارباب علم کے لئے بھی ایک گراں قدر تحفہ ہیں۔ کاغذ کتابت وطباعت اور انگریزی ٹائپ سب نہایت اعلیٰ اور معیاری، امید ہے کہ ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے شادکام ہوں گے۔

مکاتیب طیب:۔ مرتبہ جناب شفیق احمد اعظمی۔ کتابت وطباعت بہتر۔ ضخامت ۲۲۴ صفحات۔ قیمت مجلد چار روپے۔ پتہ: مکتبہ نعمانیہ دیوبند۔

یہ کتاب مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ۳۸ خطوط کا مجموعہ ہے۔ یہ خطوط دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں زبان کا چٹخارہ بھی ہے اور مکتوب نگاری کا بے تکلف پیرایۂ بیان بھی۔ کہیں کہیں ظرافت اور لطیف مزاح کے چھینٹے بھی۔ ان میں وہ منطقی طرز استدلال بھی ہے جو مولانا کی تقریر کا خاص امتیاز ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علاوہ ازیں یہ خطوط اصلاحی بھی ہیں اور علمی بھی۔ آخری اور سب سے زیادہ طویل خط آپ کا مکتوب لندن ہے۔ اس خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکتوب نگار کی قوت مشاہدہ کس درجہ تیز اور نکتہ رس ہے اور آپ کس طرح تمدن جدید کی چیزوں کو غور کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اظہار و بیان کا ایسا ملکہ بھی عطا فرمایا ہے کہ جس چیز کو بیان کرتے ہیں اس کا آنکھوں میں سماں بندھ جاتا ہے۔

لندن کے تذکرہ میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو وہاں کہیں مکھی، مچھر اور کھٹمل نظر نہیں آیا تو آپ کو بڑی حسرت ہوئی کہ اپنے ملک کی یہ مخلوق وہاں کہیں نہ دکھائی دی۔ مولانا کی یہ عبارت پڑھ کر تبصرہ نگار کو بیساختہ یاد آیا کہ دس بارہ مہینے کنیڈا وغیرہ کے قیام کے بعد جب راقم الحروف لندن پہنچا اور ایک دن وہاں ایک پاکستانی مسلمان کے رستوران میں لنچ کھانے گیا اور اس وقت ایک کونہ میں ایک مکھی اڑتی نظر آئی تو طبیعت اُسے دیکھ کر کس درجہ مسرور ہوئی ہے کہ شکر ہے ہمارے ملک کا یہ نشان امتیاز ابھی دنیا میں باقی ہے اور فنا نہیں ہوا۔ بہرحال یہ خطوط بہت دلچسپ بھی ہیں اور بصیرت افروز بھی۔ ان کا مطالعہ ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔

ندوۃ المصنفین دہلی

۱۹۷۱ء کی		۱۹۷۰ء کی مطبوعات	
(۱) تفسیر مظہری اردو دسویں جلد	۱۷/-	(۱) تفسیر مظہری اردو نویں جلد	۱۷/-
(۲) بیماری اور اس کا روحانی علاج	۸/-	(۲) حیات (مولانا) سید عبدالحئی	۱۱/-
(۳) خلافت راشدہ اور ہندوستان	۹/-	(۳) احکام شرعیہ میں حالات و زمانہ کی رعایت	۹/-
(۴) ابوبکر صدیق کے سرکاری خطوط	۴/-	(۴) مآثر و معارف	۱۰/-

ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی

© rasailojaraid.com